عبارات اکابر کا
تحقیقی و تنقیدی جائزہ

مصنف

محقق اہلسنت حضرت علامہ مولانا

صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی

اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

تمام مسلمانوں پر ان سے دور رہنا لازم ہے اور ان سے علیحدہ رہنا واجب ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ آگ کا ایندھن بن جاؤ گے پس وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان کا جنازہ پڑھنا حرام ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔

(محمد قمر الدین منقول از مذھب دیوبندی صفحہ نمبر 635)

نوٹ: ۔ یہ دونوں فتوے سیال شریف میں بھی موجود ہیں جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

حضرت مولانا غلام محمود پپلانوی پر افتراء

مولوی سرفراز اس سلسلے میں حضرت مولانا غلام محمود پپلانوی کا حوالہ دیتے ہیں کہ "**تحفہ سلیمانی**" کے صفحہ نمبر 115 پر محمود الحسن کے بارے میں لکھا ہے کہ علوم کے امام اور رسمی فنون کے استاد بہت بڑے عالم اور ٹھاٹھیں مارنے والے ناپیدا کنار سمندر ماہرین کے دانائے بزرگ فاضلین کے سردار مغلق موتیوں میں تیرنے والے رئیس المحدثین تاج المفسرین مولانا محمود الحسن دیوبندی۔ اس سے سرفراز صاحب یہ استدلال کر رہے ہیں کہ اکابر دیوبند گستاخ ہوتے تو حضرت مولانا غلام محمود صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پپلانوی ان کے لئے یہ الفاظ استعمال نہ کرتے تو اس بارے میں گزارش ہے کہ سرفراز ثابت کریں کہ ان کے سامنے کفریہ عبارات رکھی گئی ہوں اور انہوں نے ان پر اطلاع کے باوجود یہ الفاظ استعمال کیے ہوں حضرت علامہ غلام محمود صاحب کے فرزند ارجمند حضرت مولانا محمد حسین شوق زید مجدھم نے ارشاد فرمایا کہ والد صاحب کے سامنے **حسام الحرمین** پیش کی گئی اور انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی اور **حسام الحرمین** میں صاف تصریح ہے کہ جو شخص اشرف علی تھانوی، خلیل احمد، رشید احمد، محمد قاسم نانوتوی کے کفر میں شک کرے وہ کافر ہے لہٰذا حضرت پپلانوی کا مسلک وہی ہے جو ان کے صاحبزادہ والا شان نے بیان کیا لہٰذا یہ الفاظ اس وقت کے ہیں جب وہ گستاخانہ عبارات پر مطلع

مسمّٰی بہ
تصنیف
دارالسلام

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

فیضانِ نورِ علم

اِمامِ اعظم علی الاطلاق مؤسس فقہ حنفی ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ

اِمامُ المتکلمین مصحح عقائد المسلمین سیدنا الشیخ ابومنصور محمّد بن محمّد بن محمود ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم شیخ طریقت حضرت سیّد محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اِمامِ ربانی مجدّدِ الفِ ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

برکۃ المصطفیٰ فی الھند شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلِ سُنّت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

میرِ مجلس

مظہر رکن ومحمود، رئیس السیاست، فقیہ الاسلام، شیخ الحدیث

حضرت صاحب زادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمّد زبیر نقش بندی مجددی حفظہ اللہ

صدر جمعیت علماے پاکستان، سجادہ نشین آستانہ عالیہ رکنیہ محمودیہ، حیدرآباد

اعیانِ مشاورت

صاحب زادہ پروفیسر ریاض احمد، پیر سائیں غلام رسول قاسمی، ڈاکٹر حافظ محمّد سعد اللہ، علامہ پروفیسر عون محمّد سعیدی

مولانا حافظ محمّد اسلم، محمّد نعیم طیفور، احمد تراث، محمّد سہیل احمد سیالوی، محمّد نعیم عباس

مؤسس ومدیر	صاحب الارشاد
ناشر تراث علمیہ محمّد رضاء الحسن قادری	فضیلۃ الحافظ القاری المفتی غلام حسن القادری

ضابطہ و دستور

سلسلۂ مطبوعات: 36 طبع: رمضان المبارک 1436ھ/ جولائی 2015ء تعداد: 500

الملا عبد الحکیم السیال کوتی (صاحب التکملة)

للسید میر غلام علی آزاد البلغرامی

هو عمدة العلماء الفناجبة و البدر التم فی الشهب الثاقبة، و الفناجبة جمع الفنجابی نسبة الی الفنجاب معرب بنجاب بالباء الفارسیة و هو ملک وسیع فی الجانب المغربی من دهلی و عبارة عن صوبتین لاهور و ملتان۔

مولد الملا و منشاه سیال کوت بکسر السین المهملة و بالتحتانیة و الالف و سکون اللام و ضم الکاف و سکون الواو آخرها فوقانیة، بلدة من توابع لاهور، شمر ذیله فی عنفوان سن التمییز علی طلب العلم و تلمذ علی الملا کمال الدین الکشمیری نزیل سیال کوت الذی کان استاذًا للمجدد السهرندی کما مضی و فی مدة قلیلة ابدر هلاله و بلغ النصاب ماله، و کان فی عهد السلطان جهان کیر مشتغلا بافادة العلوم فی مصره معتنیا بادارة الجمهور من عصره و لما جلس السلطان شاه جهان بن جهان کیر علی السریر و تصدی لترویج العلم و العلماء النحاریر جاء الملا مرارًا الی سدة السلطنة العلیا و خصه السلطان بالاکرامات و الانعامات الجلی و وزنه مرتین فی المیزان و سلم له ما جاء فی الوزن و هو فی کل مرة ستة آلاف من الربابی و ایضًا انعم علیه قری متعددة بها کان یعیش فی النعم الوافیة و یصرف الاوقات فی التدریس و التصانیف العالیة حتی توفی فی الثامن عشر من شهر ربیع الاول سنة سبع و ستین و الف و دفن بسیال کوت۔

و له تصانیف غراء دائرة فی الامم رائجة فی دیار العرب و العجم، و هی حاشیة تفسیر البیضاوی و حاشیة مقدمات التلویح و حاشیة المطول و حاشیة شرح المواقف و حاشیة شرح العقائد للتفتازانی و حاشیة شرح العقائد للدوانی و الحاشیة علی حاشیة الخیالی و حاشیة شرح الشمسیة و الحاشیة علی حاشیة عبد الغفور علی الفوائد الضیائیة و حاشیة شرح الطالع و ال[illegible] الثمینة فی اثبات الواجب تعالی و الحواشی علی هوامش شرح الحکمة العین و الحوا[illegible] هوامش شرح هدایة الحکمة للمیبذی و الحواشی علی هوامش مراح الارواح۔

(سبحة المرجان فی آثار هندوستان، ص ۱۳۲ و ۱۳۳، دار الرافدین بیروت، ۲۰۱۵ء)

وجدنا النسختین المطبوعتین لهذا الکتاب؛ اولا من مکتبة الجامعة النعیمیة بلاهور، و ثانیها من مکتبة استاذ العلماء المفتی ابی الفیض العلّامة فضل الرحمن الکولروی البندیالوی (تلمیذ الملا عبید الله القندهاری و العلامة عطا محمد البندیالوی رحمهما الله) شیخ الجامعة منظر الاسلام الحنفیة الغوثیة بخیر آباد، بروآ، دیره اسمٰعیل خان

اى من حيث المعنى وفيه اشارة الى بُعده فى الجملة وذلك لان لم تدخل على المضارع ويوجد فيه معنى القلب والنفى معًا وكونه لنفى الماضى انما يصح لو اعتبر النفى بعد القلب وهو خلاف الظاهر وكذا زادكلمة لو والا فالظاهر ولا يبعد جعل الضمير الخ نعم يصح لو قيل تقلب الماضى مضارعًا ولنفيه على ما ذهب اليه بعضهم من ان لم دخل على الماضى فتقلب لفظه الى المضارع وكلمة لو شرطية دل على جوابه ما قبله قوله ولا يلزم استمرار الخ بل يجوز ان ينقطع قبل زمان التكلم قوله بين العامل الجزمى العمل الحرفى وما يكون معمولاً له وهو الفعل حيث تقلبه الى الاستقبال فلا يكون داخلاً على الفعل بل على الحروف وذا لا يصح بخلاف لم فانه فاصل ضعيف فكان من تتمة الفعل وجزءه فيصح دخول ان عليه لبقاء دخوله على معموله وهو الفعل لتصيره لم جزءًا منه فلا يرد ما قيل انه تصريح بان حرف الشرط هو الجازم للمضارع المنفى بلم وليس كذلك قوله ويختص ايضًا اه فهذه هى الخواص الاربع المتفق عليها وواحدة مختلف فيها وهى ان منفى لما لا يكون الا قريبًا من الحال وقال ابن مالك لا اشترط ذلك فى المغنى وعلة ذلك الاحكام ان لم لنفى فعل ولما لنفى قد فعل اى ثم وقد للتوقع والزمان المتصل من الحال ولا يدخله حرف الشرط ويجوز حذف الفعل بعده قال اللام المطلوب بها الفعل غير فعل الفاعل المخاطب وهو اما فعل المفعول او فعل الفاعل الغائب المذكور واما فعل الفاعل المتكلم وهو قليل الاستعمال وكان القياس فى امر الفاعل المخاطب ان يكون باللام ايضًا لكن لما كثر استعماله حذف اللام وحرف المضارعة تخفيفًا وبنى لزوال مشابهة الاسم بزوال حرف المضارعة وقد جاء باللام

فى الشعر اكثر منه فى النثر قوله وقد تسكن اه وتسكينها مع الواو والفاء اكثر لكون اتصالهما بما بعدهما اشد لكونهما على حرف واحد فصار الواو والفاء مع اللام بعدهما وحرف المضارعة ككلمة على وزن فخذ فخفف بحذف الكسر واما ثم فمحمول عليهما لكونها حرف عطف مثلهما قوله وهو يدخل على جميع اه بخلاف اللام كما عرفت قوله او متكلمًا نحو لا ارينك ههنا الآن المنهى فى الحقيقة ههنا هو المخاطب اى لا تكن ههنا حتى لا اراك قوله المذكورة من قبله قيده بذلك لكونه تفصيلاً لما سبق معطوفًا على لم فى قوله فلم لقلب الخ وخروج لو لانحصار لان الكلام فى الجوازم قوله اى لجعل اه اى للدلالة على السببية الجعلية كما يدل عليه بيانه والتفسير بافادة كون الاول سببًا للثانى خال عن هذه الفائدة بل يتبادر فيه السببية المحققة فلذا لم يفسر بها قوله بل ملزومية اشارة الى ما ذكره الشيخ الرضى رح معترضًا على الشيخ ابن الحاجب حيث قال ان الشرط سبب والجزاء مسبب بان الشرط عندهم ملزوم والجزاء لازمه سواء كان سببًا نحو لو كانت الشمس طالعة فالنهار موجود او شرطًا نحو ان كان لى مال لحججت او لا شرطًا ولا سببًا نحو ان كان زيد ابى فكنت ابنه وان كان النهار موجودًا فالشمس طالعة الى غير ذلك ولعل مرادهم بالسببية مجرد التوصل فى اعتقاد المتكلم ولو ادعاء فيؤول الى الملازمة الادعائية فكلمة بل اما للاعراض

حد قوله محذوف وتمامه كلام الشيخ هكذا وقد جاء فى المتكلم قليلا كلام الامر وذلك قولهم لا ارينك ههنا ۱۲

سببا للثانى ان يدخل من الادخال وجود لجعل كلاهما صيغة مخاطب فلا حاجة الى تكلف المجاز فتفكر وتشكر ۱۲

مسئلہ علم غیب پر ایک لازوال تاریخی دستاویز
نجم الرحمٰن
تصنیف
قدوۃ المحققین بحر العلوم علامہ حافظ
رحمۃ اللہ علیہ
غلام محمود
پپلانوی
گولڑوی
تحقیق
محمد نعیم عباس
محمد قلندر خان
دار الاسلام

نجم الرحمٰن

تصنیف

قدوۃ المحققین، بحر العلوم

علامہ حافظ غلام محمود پپلانوی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق

محمد نعیم عباس

محمد قلندر خان

دار الاسلام

سے کام لیا گیا ہے۔ جس قدر آیات بینات پیش کی گئی ہیں سب کی سب منسوخ ہیں، یا مؤوّل ہیں، اور جو اشخاص صاحب لولاک عالم ما کان و ما یکون کے علم غیب کے قائل ہیں ان پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے، بل کہ ان کو مشرک کہا گیا ہے، اور ان کفر فروشوں نے عیب جوئیِ انبیاے عظام میں اس قدر زور لگایا ہے کہ روافض بھی عیب جوئیِ اصحاب کرام میں اس قدر کوشش نہ کرتے ہوں گے، ہر طرح تحریف آیاتِ بینات کی کر کے مصداق ﴿یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ﴾ کے بنے۔

مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ایک دلیل بھی جس میں تقریب تام ہو مدعا کے مطابق نہیں بیان کی گئی۔ مَیں قاضی نہیں ہوں کہ ان کی طرح ان پر حکم کفر کا لگاؤں، اور مفتی نہیں ہوں کہ ان پر فتوی کفر کے انبار کر دوں، کیوں کہ مَیں مطابق صاحب بحر (۱) کے قد الزمت نفسی ان لا اکفر احدا مِنْ مَّنْ قال: لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صدقا بقلبہ سیما بالفاظ الفتاوی الا اذا اتفق الائمۃالاربعۃ من المجتہدین علی کفرہ۔

اور مَیں مطابق عقیدۂ شیخ ابوالحسن اشعری اِمامِ ثانی فی علم العقائد

حیث روی عنہ، لما حضرت الشیخ ابا الحسن الاشعری الوفاۃ فی داری ببغداد قال التلمیذ: اجمع اصحابی فجمعتہم، فقال لنا: اشہدوا علی انی لا اقول بتکفیر احد من عوام اہل القبلۃ، لانی رایتہم کلہم یشیرون الی معبود واحد، و الاسلام یشملہم، و یعمہم۔ اھ ک (۲)

ص ۲۴، ج ۱، عقائد اکابر کے.

۱- البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج۵، ص ۲۰۱

۲- الیواقیت و الجواہر فی بیان عقائد الاکابر، الفصل الرابع مجموعۃ من القواعد و الضوابط لمن اراد التبحر فی علم الکلام، ج ۱، ص ۵۰

کسی فردِ عوام مسلمین کو مَیں کافر نہیں کہتا۔ ہاں اتنا ضرور کہتا ہوں کہ ”یہ لوگ مسلمانوں کو مشرک کہنے والے اولادِ شیخ نجد سے ہیں، اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں“، لیکن مقدمہ اولیٰ کا اثبات تو یہ ہے قال اللّٰہ عزوجل:

﴿وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ﴾ (۱) (پارہ پانزدہم، ربع دوم)

دیکھو امام معصوم امام جعفر صادق استاذ امام اعظم ابوحنیفہ سے صاحب مصابیح، جس کا مشکوٰۃ خلاصہ ہے، جو ایک بھاری محدث، قاطع البدعۃ، محی السنۃ ہے، اپنی تفسیر جلد ۴، صفحہ ۱۳۷ میں نقل فرماتے ہیں:

((روی عن جعفر بن محمد، ان الشیطان یقعد علی ذکر الرجل، فاذا لم یقل بسم اللّٰہ اصاب معہ امراتہ، و انزل فی فرجھا کما ینزل الرجل، و روی فی بعض الاخبار: ان فیکم مغربین قیل و ما المغربون؟ قال الذین یشارك فیھم الجن۔))

((و روی ان رجلا قال لابن عباس: ان امراتی استیقظت و فی فرجھا شعلۃ من نار، قال: ذلك من وطی الجن۔)) (۲)

اور تفسیر خازن میں بھی موجود ہے۔ دیکھو جلد ۴، ص ۱۳۷۔ (۳)

اے بیلو! اگر امام معصوم کے ساتھ کچھ کینہ و بغض ہو، یا اس کی حدیث پر کوئی طعن ہو تو بخاری شریف کی حدیث لیجیے۔ دیکھو! جلد اول ص ۲۶ کتاب الوضوء، باب التسمیۃ فی حالۃ الجماع:

۱- بنی اسرائیل: ۶۴

۲- معالم التنزیل معروف بہ تفسیر بغوی، تحت الآیۃ: و شارکھم فی الاموال و الاولاد، ج ۲، ص ۶۹۴

۳- لباب التاویل فی معانی التنزیل معروف بہ تفسیر خازن، تحت الآیۃ المذکورۃ، ج ۳، ص ۱۸۱

مظہر ہوئے، پس یہ لوگ شرک کے مخزن، شیطان کے سجادہ نشین، ابلیس کے وارث، تمام مسلمانوں کو عموماً اور خواص اہل اللہ کو خصوصاً اپنے باپ کی طرح بے دریغ مشرک کہتے ہیں اوران بے شرموں کو کچھ شرم نہیں آتی۔ و للّٰہ در مولانا الرومی لقد صدق:

تا تو می بینی عزیزاں را بشر
داں کہ میراثِ بلیس است آں نظر
گر نہ فرزند بلیسی اے عنید
پس بتو میراثِ آں سگ چوں رسید (۱)

تنبیہ:

بشر کہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے وہابی لوگ کہتے ہیں اگر چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الواقع بشر ہیں ہرگز جائز نہیں، کیوں کہ وہابی لوگ بہ مقام تحقیر استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک ہم جیسا آدمی تھا، یا ہمارا بڑا بھائی تھا۔ یہ الفاظ صراحۃً توہین مقامِ رسالت کی ہے اور توہین مقامِ رسالت کی اگر چہ اشارۃً بھی ہو کفر ہے، اور یہی مطلب ہے مولانا روم صاحب کا، نہ یہ مقصد کہ نعوذ باللہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بشر نہ تھے بلکہ خدا تھے۔ تدبر فانه هو الحق۔

پہلا فائدہ:

ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر موحٰی یا یوحی الیه کہنا جائز ہے، یا تنوین تعظیم کے ساتھ کہا جائے جائز ہے۔

سوال:

قرآن میں جو بشر کا اطلاق آگیا ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ الآية (۲)

۱- مثنوی مولوی معنوی، دفتر اول، ج۱، ص۳۵۱

۲- الکہف: ۱۱۰

لفظ تنبیہ سے جو کلام غوث میں واقع ہے معلوم ہوا کہ سہو و نسیان بہ معنی ذہول ہے، باقی حدیث بخاری شریف کا جواب قانون چہارم میں بہ طریق شریعت بیان کروں گا۔

مذہب رابع:

وہابیہ خذلھم اللہ کا، وہ ظاہر تو یہ کہتے ہیں کہ رسول غیب جزئی کو اور خدا غیب کلی و جزئی کو جانتا ہے، لیکن یہ ان کا خداع اور اختراع ہے، فی الواقع در پردہ کلی جزئی کے بھی منکر ہیں۔ اگر ان سے پوچھو تمام انسانوں کا حال ہر آن میں رسول جانتے ہیں باوجودے کہ یہ جزئی ہے ان کے نزدیک' صاف انکار کر دیں گے، بل کہ اگر ایک انسان کا حال ہر ایک آن میں پوچھو جو مابہ النزاع اور متنازعہ فیہ اصلی ہے، کیوں کہ اصلی منبع بحث "یا رسول اللہ اغثنی" ہے کہ وقت استغاثہ کے جب شخص کہے اور اعتقاد اس کا ہو کہ رسول اللہ میری فریاد جانتے ہیں ہم کہتے ہیں: وہ شخص مشرک نہیں، یہ کہتے ہیں کہ وہ مشرک ہو گیا۔ اس لفظ سے بحث شروع ہوتی ہوتی کل ما کان و ما یکون کو گھیر لیا، اور طرفین سے افراط تفریط شروع ہو گیا، اور ہر ایک فریق نے دوسرے فریق کی تکفیر پر کمر باندھ لی و انا بریء من ھذا کلہ۔ بلکہ علم ایک حقیقی جزئی منطقی سے بھی خبیثوں نے انکار کر دیا ہے۔ محمد اسماعیل دہلوی اپنی "تقویۃ الایمان" میں اور محمد بن عبد الوہاب نجدی اپنی "کتاب توحید" میں اپنے شیاطین کو یہ تعلیم کرتے ہیں کہ

> رسول اللہ ﷺ - فداہ روح ابی و امی - حالت حیات میں اپنا خاتمہ بھی نہ جانتے تھے۔ فکیف یعلم بعد موتہ ﷺ حال تلک المشرکین۔ اھ
>
> نعوذ باللہ من تلک الجراۃ۔

میں کہتا ہوں: اکثر وہابیہ زبان سے تو یہ کہتے ہیں کہ جزئی غیب کو رسول اللہ جانتا ہے پس شرک لازم آیا۔ اگر جواب دیں کہ خدا غیب جزئی کو بالذات جانتا ہے اور رسول اللہ بالواسطہ تو یہی بعینہ فرق کلی میں بھی جاری ہوگا۔ فافہم

اقول: شاہ صاحب عبدالعزیز محدث دہلوی در تفسیر ایں آیت می فرماید:

''یعنی و باشد رسولِ شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بہ نور نبوت بہ رتبہ ہر متدین بہ دین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ؟ و حقیقت ایمان او چیست؟ و حجابی کہ بدان از ترقی محجوب ماندہ است کدام است؟ پس او می شناسد گناہانِ شمارا، و درجاتِ ایمانِ شما را، و اعمال نیک و بد شمارا، و اخلاص و نفاق شمارا، و لہٰذا شہادت او در دنیا بہ حکم شرع در حق امت مقبول و واجب العمل است، و آں چہ او از فضائل و مناقب حاضرانِ زمانِ خود مثل صحابہ و ازواج و اہل بیت، یا غائبان از زمانِ خود مثل اویس وصلہ و مہدی و مقتول دجال از معایب و مثالب حاضران و غائبان می فرماید، اعتقاد برآں واجب است، و ازین است در روایات آمدہ کہ ہر نبی را بر اعمال اُمتیانِ خود مطلع می سازند کہ فلانی امروز چنین می کند و فلانی چناں تا روز قیامت ادائے شہادت تواند کرد۔'' (۱)

در حدیث شریف آمدہ:

تجلّی لی کل شیء و عرفت۔

و قال هذا الحديث حسن صحيح، و قال: صححه البخاری ایضًا۔

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے علم غیب کے منکر کو کافر فرمایا ہے اگر چہ کلمہ شریف پڑھتا ہو۔ (۲)

دیکھو تفسیر ابن جریر، مطبع مصر، ج ۱۰، ص ۱۰۵

۱- فتح العزیز معروف بہ تفسیر عزیزی، تحت الآیة: و یکون الرسول علیکم شهیدا، ج ۱، ص ۶۳۶

۲- جامع البيان عن تاويل آيات القرآن، تحت الآية: لئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب، ج ۵، ص ۴۰۳۹

فتویٰ

جناب مولانا فقیر محمد صاحب مرحوم

خلف رشید مولانا مولوی غلام حسن صاحب، ساکن گرہ سواگ

جو اعظم خلفائے حضرت خواجہ محمد عثمان نقش بندی مجددی ہیں

استفتاء مرسلہ

مولوی غلام محمود صاحب، موضع پپلاں

حامدًا و مصلیًا

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ جو شخص کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے علم ما کان و ما یکون الیٰ یوم القیامۃ عطا کیا ہے وہ مشرک و کافر ہے یا نہیں؟ اگر وہ مشرک و کافر نہیں تو جو شخص اس کو مشرک و کافر کہے اور کہے کہ عورت اس کی بلا طلاق مطلقہ ہے اور وہ مرتد ہے، اس کا حکم کیا ہے؟ اگر پیر ہے تو اس کی بیعت جائز ہے یا نہ، اگر امام ہے تو اس کی امامت مکروہ ہے یا نہ؟ بینوا توجروا رحمکم اللّٰہ۔

الجواب

و ھو موفق للحق و الصواب

قال اللّٰہ تعالیٰ:

﴿وَ یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا﴾ (۱)

۱- البقرۃ:۱۴۳

ص ۹۵ و ۹۶.

''قال: و من اهل السنة من منع السهو اصلا فی فعله ﷺ، و الیه ذهب ابو المظفر الاسفرائنی من ائمة المحققین، و استدل بالحدیث المار الذی تکلم فیه الحفاظ۔'' (۱)

پس نص صریح مدعا پر کلام امام شعرانی کی ہے۔ دیکھو ص ۳۹ س ۹:

''اذا صفا القلب صار کالمراة الکرة المصقولة، فاذا قوبلت بالوجود العلوی و السفلی انطبع جمیعه فلا ینسی بعد ذلك شیئا۔'' اھ (۲)

باقی جو بعض احادیث صحاح میں صورت سہو کی واقع ہے جواب حق تو اس کا یہ ہے کہ کان ثم بان اور ذہول پر بھی محمول ہوسکتا ہے جیسے حافظ ماہر قرآن مثل حافظ فیض احمد دردانہ کے بہت وقت اس کا خیال بھی قرآن شریف کی طرف نہیں ہوتا بہ وجہ اشتغال کاروبار دنیاوی کے، لیکن جس وقت اس سے قرآن شریف کی آیت پوچھی جائے تو تار کی طرح ٹک ٹک آیاتِ بینات بیان کرتا ہے۔ اور مؤوّل بہ استغراق ہوسکتا ہے۔ بیت

من مذهبی حب الدیار لاهلها
و للناس فیما یعشقون مذاهب

تنبیہ:

اے محبانِ کفر و شرک! تم کو چاہیے کہ اول اس قانون پنجم کو حفظ فرمائیں، اور اس کے حفظ سے عدول و انحراف ہرگز نہ کریں، اور پھر کفر کے فتوے ہائی کورٹ واں بھچراں سے صادر فرما کر پارلیمنٹ ٹانک میں طبع کرائیں۔

۱- المسامرة، الرکن الثالث: العلم بافعال الله تعالی، الاصل التاسع: عدم استحالة بعثة الانبیاء، ص ۶-۱۹۵. بتصرف

۲- لطائف المنن، الباب الاول فی امور یجب عند ائمة الطریق فعلها قبل الطریق القوم، ص ٦٧. بتصرف

ہیں، ایک ایک آیت کی دس دس تاویلیں کم سے کم میں نے بیان کی ہیں، میری کتاب مبسوط میں اس کو دیکھو، اکثر تاویلات وہابیہ کے زمانۂ خروج سے پہلے مفسروں سے منقول ہیں اور بعض بہ قواعد علمیہ مؤید ہیں، افسوس کوئی صاحب ہمت اس کی طبع میں امداد کرتا۔ فانه لم یر عن الزمان مثله، لعل الله یحدث بعد ذالك امرا۔

باقی غیب کلی و جزئی قرآن میں موجود ہے نہ کسی حدیث میں موجود اس کی نفی ہے اگر چہ حدیث ضعیف بھی ہو صحیح تو کجا، اور نہ فقہ امام میں اس کا نشان ہے۔ پس اس قانون کی بہ دولت اکثر الفاظ فتاویٰ والے جو باب الکفر یات میں مذکور ہیں، غلط ثابت ہوں گے۔

دیکھو شامی ج ۳ (۱)، و بحر ج ۵. (۲) فاحفظه فانه ینفعك فی کثیر من المواضع۔

محقق علامہ صاحب جامع الفصولین وغیرہ تو کہتے ہیں:

"کفر شیءِ عظیم ہے، ہرگز ہرگز کفر کے فتویٰ پر جرأت نہ کرنی چاہیے اگر چہ خصم شبہۂ باطلہ سے بھی استدلال کرے، اگر چہ اس کی روایت ضعیف بھی ہو، اگر چہ مستدل غیر مذہب سے بھی ہو۔" اھ ک (۳)

پس کیا گمان ہے تمہارا اے ظالمو! جس وقت کہ مدعی غیب کے پاس آیاتِ بینات و احادیث صحاح موجود ہوں خاصہ متاخرہ ناسخہ۔ قاتلهم الله انّٰی یؤفکون۔

امر تنقیح:

هل یکون کافرا مشرکا من قال: الغیب یعلمه النبی صلی الله علیه وسلم؟ قیل:

۱- رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب ما یشك فی انه ردة لا یحکم بها، ج ۶، ص ۳۴۵

۲- البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج ۵، ص ۲۱۰

۳- رسائل ابن عابدین، تنبیه الولاة و الحکام علی احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابه الکرام علیه و علیهم الصلوة و السلام، ج ۱، ص ۳۴۲. ملخصًا

فتویٰ

جناب عالی حضرت امیر سلطان

سجادہ نشین حضرت سلطان باہو

جو خاندانِ قادری کا قائد اعظم ہے

نگاشتہ کلک جواہر سلک مولوی نور محمد صاحب، غلامِ آستانہ قادری

۲۶ صفر المظفر ۱۳۴۵ھ

الاستفتاء المذکور کما سبق۔

الجواب

و هو موفق بالصواب

اہل سنت و جماعت کا اس بات پر اتفاق ہے اور اعتقاد ہے کہ حضرت آقائے نامدار سیّد الابرار احمد مختار ختم الانبیا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جل شانہ وعم نوالہ نے اپنے فضل و کرم سے اولین و آخرین، وعلم ما کان و ما یکون، وعلم مافی السمٰوات و مافی الارض عطا فرمایا ہے، اور ایسا اعتقاد رکھنے والا مومن مسلمان ہے، اور جو شخص یہ اِعتقاد نہ رکھتا ہو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اور مومن مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے اور مرتد ہے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے اور نہ اس کی بیعت جائز ہے۔ نعوذ باللّٰہ من ذلك الاعتقاد الفاسد۔

دلیل نصی: قال اللّٰہ تبارك و تعالی:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ (۱) الآية

۱۔ آل عمران: ۱۶۴